باسمہ سبحانہ

اَنَا مَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا

سلسلۂ نصابِ تعلیمِ تنظیم المکاتب

امامیہ اُردو قواعد

درجۂ سوم تا پنجم

شائع کردہ:

تنظیم المکاتب، گولہ گنج، لکھنؤ ۱۸

سن طباعت مئی ۲۰۱۸ء

قیمت Rs. 10.00

تعداد دس ہزار

ہدایات :

مدرسین کو چاہیئے کہ قواعد سمجھاتے وقت زیادہ سے زیادہ
مثالیں دیں۔ مثالوں میں مذہبی اور اخلاقی پہلوؤں کا خاص لحاظ
رکھیں۔ بچوں سے قواعد کی باقاعدہ مشق کرائیں۔
مونث و مذکر اور واحد و جمع کے استعمال پر خاص نظر
رکھیں۔ عام بات چیت میں بچّوں کی غلطیوں کی گرفت کریں۔
قواعد و ضوابط میں بیان شدہ تفصیل کے مطابق درجۂ سوم
سے پنجم تک یہ کتاب پڑھائی جائے۔

(ادارہ)

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	لفظ	۵
۲	اسم	۷
۳	صفت	۱۰
۴	اقسام صفت	۱۱
۵	لوازم اسم	۱۳
۶	تعداد	۱۶
۷	حالت	۱۸
۸	فعل	۲۰
۹	تقسیم بلحاظ زمانہ	۲۲
۱۰	تقسیم بلحاظ ساخت	۲۵
۱۱	حرف	۲۷
۱۲	ترکیب	۳۰
۱۳	مرکب مفید (جملہ)	۳۳
۱۴	جملے کی تقسیم بلحاظ معنی	۳۶
۱۵	علم صَرف و نحو	۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبق (۱)

لفظ

بچو! تم صبح سے شام تک باتیں کیا کرتے ہو۔ کبھی تم نے یہ بھی سوچا ہے کہ تمہارے منھ سے جو آوازیں نکلتی ہیں ان کی کتنی قسمیں اور ان کے کیا کیا نام ہیں؟ آج تم کو یہی بتایا جائے گا کہ تمہاری زبان سے ادا ہونے والے الفاظ کو کیا کہا جاتا ہے۔

یاد رکھو! انسان کے منھ سے جو آواز نکلتی ہے، اسے لفظ کہتے ہیں۔ اگر لفظ معنیٰ دار ہے تو اس کو کلمہ کہتے ہیں۔ اگر بے معنیٰ ہے تو اس کو مہمل کہتے ہیں۔

کلمہ جیسے زید۔ مدینہ۔ سے۔ آیا۔ مہمل جیسے دید۔ ودینہ۔ ووٹی۔ وانی۔

کلمہ کی مثال میں تم نے یہ دیکھا ہے کہ ہر لفظ میں ایک خصوصیت پائی جاتی ہے جو دوسرے لفظ میں نہیں ہے۔ زید ایک لفظ ہے جس کے

پورے معنی ہیں یعنی ایک خاص آدمی۔ مدینہ ایک لفظ ہے جس کے پورے معنی ہیں یعنی ایک خاص شہر۔

سے۔ ایک لفظ ہے جسے پہلے اور بعد سے ملا دیا جائے تو اس کے معنی نکل آئیں گے ورنہ اکیلے کوئی معنی نہ ہوں گے۔ آیا۔ایک لفظ ہے جس کے معنی ہیں گذرا ہوا زمانہ، بھی پایا جاتا ہے۔

تو یاد رکھو کہ جس لفظ کے پورے معنی ہوں اور اس میں زمانہ نہ ہو اسے اسم کہتے ہیں۔ جیسے زید، مدینہ۔ اور جس لفظ کے معنی میں زمانہ پایا جاتا ہو اسے فعل کہتے ہیں، جیسے آیا۔ اور دوسرے لفظوں سے ملائے بغیر جس کے کوئی معنی سمجھ میں نہ آئیں، اسے حرف کہتے ہیں جیسے سے۔تک۔

سوالات

۱۔ لفظ کے کیا معنی ہیں۔؟
۲۔ کلمہ اور مہمل میں کیا فرق ہے۔؟
۳۔ کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں۔؟
۴۔ اسم اور فعل میں کیا فرق ہے۔؟
۵۔ اسم اور حرف میں کیا فرق ہے۔؟

دوسرا سبق (۲)

اسم

اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) خاص (۲) عام
خاص کو معرفہ اور عام کو نکرہ کہتے ہیں۔

خاص وہ اسم ہوتا ہے جس سے کوئی معین چیز سمجھی جائے، جیسے علی، الٰہ آباد، لکھنؤ، گنگا جمنا، مکہ، مدینہ، ہندوستان۔

عام وہ اسم ہوتا ہے جس سے کوئی خاص چیز نہ سمجھی جائے، جیسے آدمی، دریا، شہر، کتاب، ملک۔ کہ ان سب کا استعمال ہر آدمی، ہر دریا، ہر شہر، ہر کتاب، اور ہر ملک کے لئے ہو سکتا ہے۔

اسم خاص ہی کی ایک قسم ضمیر ہے۔ ضمیر اس لفظ کا نام ہے جو اسم کی جگہ استعمال ہوتا ہے اور اس کا فائدہ کلام کا مختصر کر دینا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر یوں سمجھو کہ اگر کوئی آدمی تم سے یہ کہے کہ حضرت علیؑ رسولِ خدا کے بھائی، رسولِ خداؐ کے وصی۔ رسولِ خداؐ کے جانشین، رسولِ خداؐ کے علم کے دروازے، رسولِ خداؐ کے بلافصل خلیفہ ہیں تو رسولِ خداؐ کی بار بار تکرار ذہن پر بوجھ بن جائے گی۔ لیکن اگر یوں

کہہ دے کہ حضرت علیؑ رسولِؐ خدا کے بھائی، اُن کے وصی و جانشین، اُن کے علم کے دروازے اور بلا فصل خلیفہ ہیں تو عبارت مختصر ہو جائے گی اور ذہنوں پر بار بھی نہ بنے گی۔ بس یہی لفظ "اُن" جو رسولِؐ خدا کے بدلے استعمال ہوا ہے، اسی کا نام ضمیر ہے۔

اب چونکہ ضمیر اسم کے بدلے کا نام ہے اس لئے کبھی غائب اسم کا عوض بنے گی، کبھی حاضر کا اور کبھی خود متکلم کا۔ اور اسی اعتبار سے ضمیر کی تین قسمیں ہو جائیں گی، غائب، حاضر، متکلم۔ اور تینوں میں ایک کا بدلہ ہو گی یا بہت سے افراد کا۔

ایک کا بدلہ ہو گی، تو واحد کہی جائے گی۔

بہت سے افراد کا بدل ہو گی تو جمع کہی جائے گی۔

مثال کے طور پر یوں سمجھو کہ "راشد آیا اور اُس نے کہا" میں "اُس" ضمیر واحد ہے۔ "حامد، محمود دونوں آئے اور انھوں نے کہا" میں "انھوں" ضمیر جمع ہے۔ "تو" ضمیر حاضر واحد ہے اور "تم" ضمیر حاضر جمع۔ "مَیں" ضمیر متکلم واحد ہے اور "ہم" اس کی جمع۔ لیکن یہ خیال رہے کہ کبھی کبھی جمع، واحد کی جگہ پر احترام کے لئے استعمال ہو جاتا ہے، جیسے "آپ نے فرمایا"، "ہم نے قرآن نازل کیا"۔

سوالات

۱۔ معرفہ، نکرہ کی تعریف کرو، اور دونوں کی مثال دو۔

۲۔ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں سب کی مثال دو۔

۳۔ان الفاظ میں معرفہ ونکرہ بتاؤ۔چین۔ملک، دریا، گنگا، محمود، آدمی، طوطا، چڑیا، قرآن، کتاب، علی، بہادر۔

۴۔ضمیروں کو پہچانو:۔ وہ، اس، ان، تم، آپ، میں، ہم۔

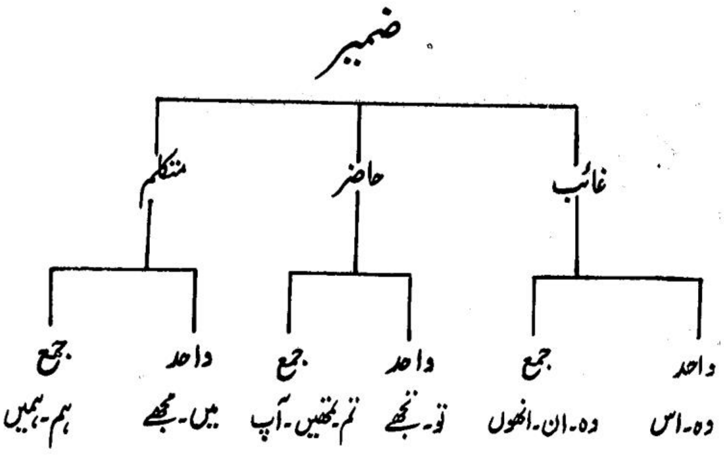

سبق (۳)

صفت

جس طرح اسم خاص کی ایک قسم ضمیر تھی، ویسے ہی اسم عام کی بھی ایک قسم ہے، جس کا نام ہے صفت۔

صفت اس اسم کا نام ہے جس سے کسی چیز کی اچھائی، برائی یا کوئی اور حالت معلوم ہو، جیسے شریر لڑکا، نیک آدمی، پاک پنجتن، سیاہ عمامہ، بہتا دریا وغیرہ کہ ان میں شریر، نیک، پاک، سیاہ کے الفاظ سے لڑکے، آدمی، پنجتن اور عمامہ کی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔

جس لفظ سے حالت معلوم ہوتی ہے اسے صفت اور جس کی حالت معلوم ہوتی ہے اسے موصوف کہتے ہیں۔

سوالات

۱۔ صفت کی تعریف کرو۔؟

۲۔ موصوف کی مثال دو۔؟

۳۔ ان الفاظ میں صفت و موصوف کو الگ کرو۔ آدمی، کتا، لڑکا، سفید، سیاہ، شریر، نیک، انسان، پاک، بہتا، قرآن، دریا، لمبا، گہرا، بانس، سمندر۔

۴۔ اوپر کے الفاظ کو جوڑ کر صفت و موصوف کے ساتھ جملے تیار کرو۔؟

سبق (۴)

اقسام صفت

دنیا کی ایک ایک چیز میں کئی کئی طرح کی صفتیں پائی جاتی ہیں، جن کی اقسام یہ ہیں :

۱۔صفت مطلق : یہ صفت ناپائیدار ہوتی ہے جو ایک وقت میں پیدا ہوکر دوسرے وقت میں مٹ جاتی ہے، جیسے صاف عمامہ، تیز چاقو کہ یہ تھوڑی ہی دیر میں میلا یا کُند ہوسکتا ہے۔

۲۔صفت مشبہ : یہ ذات ہی کی طرح پائیدار ہوتی ہے اور جلدی سے الگ نہیں ہوتی، جیسے سیاہ آدمی، لمبا آدمی کہ یہ صفتیں الگ ہونے والی نہیں ہیں۔

۳۔صفت نسبتی : یہ صرف کسی رشتے اور تعلق کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، جیسے مکّی، مدنی، کربلائی، کاظمینی وغیرہ۔ کہ یہ مکہ، مدینہ، کربلا کاظمین کی طرف نسبت سے پیدا ہوگئی ہے۔

۴۔صفت عددی : یہ گنتی کے لحاظ سے پیدا ہوتی ہیں، جیسے دوسرا درجہ، پہلا درجہ، پہلا وزیر، اوّل نمبر کا چور، ساتواں عجوبہ کہ ان میں دوسرا دو سے، پہلا پہل یعنی ایک سے، اور اوّل نمبر ایک سے، اور ساتواں سات سے بنا ہے۔

۵۔ صفت مقداری: یہ صفتیں مقدار کو ظاہر کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں، جیسے زیادہ پانی، تھوڑا سونا، بہت بات، کم سخن کہ ان میں زیادہ، تھوڑا، بہت، کم، اپنے موصوف کی مقدار کا اعلان کرتے ہیں۔

سوالات

۱۔ صفت کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی سب کے نام بتاؤ۔؟

۲۔ صفت عددی اور مقداری میں کیا فرق ہے۔؟

۳۔ ان صفات کے نام بتاؤ؟ بغدادی، چھٹا، بہت، کالا، پیلا، نیلا، تیسرا، بارہواں، کم، ہندوستانی۔

۴۔ مذکورہ بالا صفات سے جملے بناؤ۔؟

اقسام صفت

صفت مطلق	صفت مشبہ	صفت نسبتی	صفت عددی	صفت مقداری
صاف عمامہ	سیاہ آدمی	مکیّ	دوسرا	تھوڑا

سبق (۵)

لوازم اسم

یاد رکھو دنیا کا کوئی اسم بھی چند باتوں سے الگ نہیں ہو سکتا۔ ایک تو اس کی کوئی نہ کوئی جنس ہوگی چاہے نر ہو یا مادہ۔ نر کو مذکر کہتے ہیں اور مادہ کو مؤنث۔ دوسرے یہ کہ اس کی کوئی نہ کوئی تعداد ہوگی، ایک ہوگا یا بہت سے۔ ایک کو واحد کہتے ہیں اور ایک سے زیادہ کو جمع۔ تیسرے یہ کہ جملے میں اس کی کوئی نہ کوئی حالت ضرور ہوگی چاہے فعل اسی سے صادر ہوا ہو یا اس پر واقع ہو۔ اگر اس سے صادر ہوا ہے تو اسے فاعل کہیں گے ورنہ مفعول۔

اس لحاظ سے اسم کی تین خصوصیات ہوں گی۔ جنس۔ تعداد۔ حالت۔

جنس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ مذکر: وہ اسم ہے جس سے نر سمجھا جائے، جیسے لڑکا، دریا۔

اس کی دو قسمیں ہیں:

(الف) حقیقی۔ جیسے مرد، کتّا، شیر، چیتا وغیرہ۔

(ب) غیر حقیقی۔ جیسے سورج، دریا، تکیہ، مکہ، مدینہ وغیرہ۔

۲۔ مؤنث: وہ اسم ہے جس سے مادہ جنس سمجھی جائے، جیسے لڑکی، دری۔

اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

(الف) حقیقی۔ جیسے عورت، شیرنی، لڑکی، کُتیا، بلّی وغیرہ۔
(ب) غیر حقیقی۔ جیسے دری، چارپائی، پیالی روشنائی وغیرہ۔

علامات: اردو میں جو ہندی کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں ان میں مذکر کی پہچان آخر میں الف ہے جیسے لڑکا، گدھا، گھوڑا۔ اور مونث کی پہچان آخر میں ی ہے، جیسے لڑکی، گدھی، گھوڑی۔ فارسی اور عربی کے الفاظ میں یہ بات نہیں ہے، اسی لئے قاضی اور منشی وغیرہ مؤنث نہیں ہیں۔ اردو میں بھی ہاتھی اس قانون سے باہر ہے اس لئے کہ اس کا مذکر ہاتھا نہیں ہوتا بلکہ ہاتھی کی مونث ہتھنی ہوتی ہے۔

بعض مذکر ایسے بھی ہیں جن کا کوئی مؤنث نہیں ہے جیسے بھانڈ، ہیجڑا، طوطا، کوّا، اژدہا۔ اور بعض مؤنث ایسے ہیں جن کا کوئی مذکر نہیں ہے، جیسے چیل، بطخ، بیوہ، سہاگن۔

مذکر سے مؤنث بنانے کے چند طریقے یہ ہیں:

۱۔ اگر مذکر کے آخر میں الف ہو تو اس کو ی سے بدل دیتے ہیں، جیسے لڑکا سے لڑکی، چچا سے چچی۔

۲۔ مذکر کے آخر میں ی ہو تو اس کو ن سے بدل دیتے ہیں، جیسے نائی سے نائن، بھنگی سے بھنگن۔

۳۔ کبھی مذکر کے آخر میں 'نی' بڑھا کر مونث بنا لیتے ہیں، جیسے شیر سے شیرنی، ماسٹر سے ماسٹرنی۔

وضاحت:

یہ یاد رہے کہ یہ سب حقیقی نر و مادہ کے لئے ہے۔ غیر جاندار چیزوں

کے لئے کوئی قاعدہ نہیں۔ جس طرح اہل زبان بولتے ہیں اسی طرح بولنا چاہیئے۔

سوالات

۱۔ مؤنث و مذکر کے معنی بتاؤ۔؟
۲۔ مؤنث حقیقی اور غیر حقیقی میں کیا فرق ہے۔؟
۳۔ مذکر سے مؤنث کیسے بنتا ہے۔؟
۴۔ ایسے مذکر بتاؤ جن کا مؤنث نہیں ہے۔؟
۵۔ ایسے مؤنث بتاؤ جن کا مذکر نہیں ہے۔؟

سبق (۶)

تعداد

تعداد اور گنتی کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: واحد، جمع۔
واحد۔ اس اسم کو کہتے ہیں جو ایک کے لئے بولا جائے، جیسے لڑکا، گھوڑا، عورت، چارپائی۔
جمع۔ اس اسم کو کہتے ہیں جو ایک سے زیادہ کے لئے بولا جائے، جیسے لڑکے، گھوڑے، عورتیں۔
واحد سے جمع بنانے کی بعض ترکیبیں کچھ اس طرح ہیں:
۱۔ اگر لفظ کے آخر میں الف ہو تو اس کو ے سے بدل دیا جائے، جیسے لڑکا سے لڑکے، بکرا سے بکرے۔ رشتے اس قاعدے سے الگ ہیں، اس لئے چچا کی جمع چچے نہ ہوگی۔
۲۔ اگر مذکر کے آخر میں الف نون ہو تو جمع میں وہ الف ی سے بدل جائے گا، جیسے دھواں کی جمع دھوئیں، رُواں کی جمع رُوئیں۔
۳۔ مونث میں آخر کی ی کے بعد الف نون بڑھا کر جمع بنائی جاتی ہے، جیسے لڑکی سے لڑکیاں، تختی سے تختیاں، گھڑی سے گھڑیاں۔
۴۔ مونث کے آخر میں الف ہو تو جمع ی۔ ن بڑھانے سے بنتی ہے، جیسے دوا

سے دوائیں، سبھا سے سبھائیں، ہوا سے ہوائیں وغیرہ۔
نوٹ: جمع کے علاوہ ایک اسم جمع بھی ہوتا ہے۔ اسم جمع اس اسم کو کہتے ہیں جس کے معنی میں کثرت ہو۔ لیکن اس کا کوئی واحد نہ ہو جیسے فوج، لشکر، قطار، جھنڈ، گروہ۔ کہ ان کے معانی میں کثرت ضرور ہوتی ہے، لیکن ان کا کوئی واحد نہیں ہے۔

سوالات

۱۔ واحد و جمع کی تعریف کرو۔؟
۲۔ مذکر کی جمع کیسے بنتی ہے۔ دادا کی جمع کیا ہے۔؟
۳۔ مؤنث کے آخر میں الف ہو تو جمع کیسے بنے گی۔؟
۴۔ اسم جمع کسے کہتے ہیں، اس میں اور جمع میں کیا فرق ہے۔؟
۵۔ ان الفاظ میں واحد اور جمع الگ کرو۔ لڑکے، لڑکیاں، بکریاں، تختیاں، دوا، غذا، گھوڑا، کتاب، قلم، دوات، میزیں، عورتیں، ہوائیں۔

سبق (۷)

حالت

حالت کے اعتبار سے بھی اسم کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ جیسے فاعلی، مفعولی، ندائی، خبری، اضافی، ظرفی، ظوری۔

۱۔ فاعل۔ کام کے کرنے والے کو کہتے ہیں، جیسے احمد نے کتاب پڑھی، حسین نے سبق یاد کیا۔ یہاں کتاب پڑھنے والا احمد ہے اور سبق یاد کرنے والا حسین۔ اس لئے یہ دونوں فاعلی حالت میں ہوں گے۔

۲۔ مفعول۔ اس کو کہتے ہیں جس پر کام کا اثر پڑے، جیسے استاد نے لڑکے کو مارا، لڑکوں نے استاد کو سلام کیا۔ یہاں مارنے کا اثر 'لڑکوں پر' اور کرنے کا اثر 'سلام' اور 'استاد' پر پڑتا ہے اس لئے یہ تینوں مفعولی حالت میں ہیں۔

۳۔ ندا۔ پکارنے کو کہتے ہیں، اس لئے ندائی حالت میں وہ اسم ہوگا جسے پکارا یا بلایا جائے جیسے بچو!، لڑکو!، یا علیؑ!۔ یہاں بچوں، لڑکوں اور علیؑ کو پکارا گیا ہے اس لئے یہ ندائی حالت میں ہیں۔

۴۔ خبر۔ کسی چیز کے بارے میں کسی اطلاع کو خبر کہتے ہیں۔ خبری حالت

میں وہی اسم ہوگا جس کے ذریعے سے کوئی اطلاع دی جائے جیسے زید ذہین ہے۔ یہاں 'ذہین' خبر ہے جس سے زید کی ذہانت کی اطلاع ملتی ہے۔

۵۔ اضافت۔ نسبت کو کہتے ہیں۔ اضافی حالت میں وہی اسم ہوگا جس کی نسبت دوسرے اسم کی طرف دی جائے، جیسے محمود کا قلم کہ یہاں قلم کی نسبت محمود کی طرف ہے۔

۶۔ ظرف۔ جگہ اور وقت کو کہتے ہیں۔ ظرفی حالت میں وہ اسم ہوگا جس سے جگہ یا وقت معلوم ہو، جیسے صبح سے شام تک پڑھا کہ یہاں صبح اور شام سے پڑھنے کا وقت معلوم ہوتا ہے۔ کربلا سے کوفہ گئے۔ یہاں کربلا اور کوفہ سے سفر کی جگہیں معلوم ہوتی ہیں۔

۷۔ طور۔ طریقہ کو کہتے ہیں اس سے کام کا انداز معلوم ہوتا ہے، جیسے حامد نے شوق سے پڑھا، محمود سُست کام کرتا ہے۔ یہاں شوق اور سُست سے کام کی حالت معلوم ہوتی ہے۔

سوالات

۱۔ حالت کے اعتبار سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں۔؟

۲۔ ندا، ظرف، طور کی تعریف کرو۔؟

۳۔ لڑکو! ساتھیو! عزیزو! کس حالت میں ہے۔؟

۴۔ لڑکے نے فقیر کو پیسہ دیا۔ اس میں فاعل و مفعول کون ہے۔؟

سبق (۸)

فعل

یہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ فعل وہ کلمہ ہے جس میں زمانہ بھی پایا جاتا ہو اس لئے فعل کی بھی بہت سی قسمیں ہوں گی۔ کوئی قسم معنی کے لحاظ سے اور کوئی بناوٹ کے لحاظ سے اور کوئی زمانہ کے لحاظ سے۔

معنی کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں:

(۱) لازم (۲) متعدی

لازم۔ وہ فعل ہے جو کام کرنے والے پر ختم ہو جائے، اور اس کا اثر دوسرے پر نہ پڑے، جیسے زید اٹھا، حامد بیٹھا۔

متعدی۔ وہ فعل ہے جس کا اثر دوسرے تک پہونچے، جیسے احمد نے عمر کو ڈانٹا، علی نے سانپ مارا۔

سوالات

۱۔ لازم و متعدی کی تعریف کرو۔؟

۲- کس کس اعتبار سے فعل کی تقسیم ہو سکتی ہے؟

۳- ان مثالوں میں لازم و متعدی الگ کرو:

رشید سویا، ارشد ہنسا، حمید اٹھا، محمود نے راشد کو مارا، علی نے اژدھے کو چیر ڈالا، حسینؓ نے کربلا کو فتح کر لیا، ابولہب نے دھوکا دیا۔

فعل باعتبار معنی

لازم
زید اٹھا

متعدی
علی نے سانپ مارا

سبق (۹)

تقسیم بلحاظ زمانہ

زمانے کی تین قسمیں ہیں :
(۱) گذرا ہوا زمانہ (۲) موجودہ زمانہ (۳) آئندہ زمانہ
اس لئے فعل کی بھی تین قسمیں ہوں گی :
۱۔ ماضی۔ یعنی گذرا ہوا، جیسے وہ آیا۔
۲۔ حال۔ یعنی موجودہ، جیسے وہ آتا ہے۔
۳۔ مستقبل۔ یعنی آئندہ، جیسے وہ آئے گا۔
ماضی کی چھ قسمیں ہیں :
۱۔ ماضی مطلق : جس میں یہ نہ معلوم ہو کہ کام کو کتنا زمانہ گذرا ہے، جیسے رشید آیا، راشد نے قرآن پڑھا۔
۲۔ ماضی قریب : جس میں قریب کا گذرا ہوا زمانہ پایا جائے، جیسے رشید آیا ہے، راشد نے قرآن پڑھا ہے۔
۳۔ ماضی بعید : جس میں دور کا گذرا ہوا زمانہ پایا جائے، جیسے رشید

آیا تھا، راشد نے قرآن پڑھا تھا۔

۴۔ ماضی شکیہ: جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کام کا ہونا یقینی نہ ہو، جیسے رشید آیا ہوگا، راشد نے قرآن پڑھا ہوگا۔

۵۔ ماضی ناتمام: جس میں گزرے ہوئے زمانہ میں کام تمام نہ ہوا ہو، جیسے رشید آرہا تھا، راشد قرآن پڑھتا تھا۔

۶۔ ماضی تمنائی: جس میں گزرے ہوئے زمانہ میں کام کے ہوجانے کی تمنّا اور آرزو پائی جائے، جیسے کاش رشید آیا ہوتا۔ کاش راشد نے قرآن پڑھا ہوتا۔

سوالات

۱۔ زمانہ کی کتنی قسمیں ہیں۔؟

۲۔ ماضی کی کتنی قسمیں ہیں۔؟

۳۔ ماضی تمنائی اور ماضی ناتمام کی تعریف کرو۔

۴۔ ان جملوں میں ماضی کی قسمیں الگ کرو:

حمید بھاگ گیا، بکر نے کام نہیں کیا ہے، کچھ لوگ جنگ میں گئے تھے، لڑکے

قرآن یاد کر رہے تھے، زید پاس ہوگیا ہوگا، کاش ہم بھی کربلا گئے ہوتے۔

فعل باعتبار زمانہ

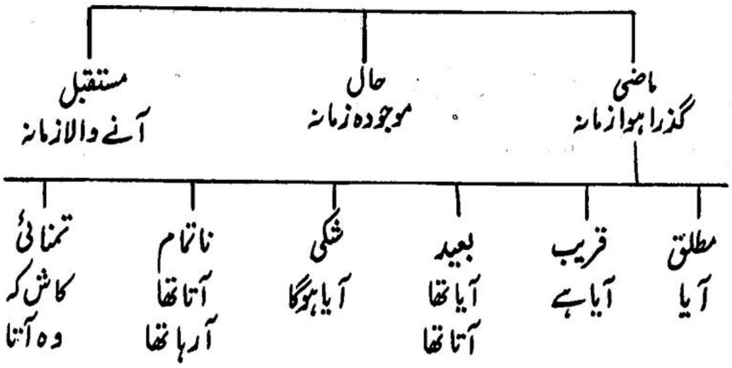

سبق (۱۰)

تقسیم بلحاظ ساخت

بناوٹ کے لحاظ سے فعل چھ طرح کے ہوتے ہیں:
ماضی، حال، مستقبل، مضارع، امر، نہی۔

۱۔ ماضی۔ وہ فعل ہے جس میں گذرا ہوا زمانہ پایا جائے، جیسے کھایا، کھایا ہے۔

۲۔ حال۔ وہ فعل ہے جس میں موجودہ زمانہ پایا جائے، جیسے کھاتا ہے، پڑھتا ہے۔

۳۔ مستقبل۔ وہ فعل ہے جس میں آنے والا زمانہ پایا جائے، جیسے جائے گا، لائے گا۔

۴۔ مضارع۔ وہ فعل ہے جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں۔ جیسے جائے، کھائے، پڑھے۔

۵۔ امر۔ وہ فعل ہے جس میں کام کا حکم پایا جائے، جیسے پڑھو، لکھو، چلو۔

۶۔ نہی۔ وہ فعل ہے جس میں کسی کام سے روکا جائے، جیسے مت کھیل، مت جا، مت کھا۔

سوالات

۱۔ بناوٹ کے لحاظ سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں۔؟
۲۔ مضارع کا کیا مطلب ہوتا ہے۔؟
۳۔ امر و نہی کی دو دو مثالیں دو۔؟
۴۔ ان جملوں میں ماضی، حال، مستقبل، مضارع، امر، نہی کو پہچانو :
رشید نے قرآن پڑھا، راشد قرآن یاد کر رہا ہے، محمود بھی یاد کرے گا، حامد کو چاہیئے کہ وہ بھی یاد کرے، بچّو! تم بھی یاد کرو، غلط باتیں مت یاد رکھو۔

فعل باعتبار بناوٹ

ماضی	حال	مستقبل	مضارع	امر	نہی
گزرا ہوا زمانہ	موجودہ زمانہ	آنے والا زمانہ	حال اور مستقبل دونوں	حکم پایا جائے	کام کرنے سے روکا جائے
کھایا	کھاتا ہے۔ کھا رہا ہے	کھائے گا	کھائے	کھا	مت کھا

سبق (۱۱)

حرف

حرف کی چھ قسمیں ہیں :

(۱) حرف جار (۲) حرف عطف (۳) حرف علت (۴) حرف شرط (۵) حرف استثنار (۶) حرف ندا۔

۱۔ حرف جار۔ وہ حرف ہے جو کسی اسم کو فعل سے جوڑ دے، جیسے رشید مدرسہ میں پڑھتا ہے، امام زمانہ پردۂ غیب میں ہیں۔ ان مثالوں میں حرف "میں" نے پڑھنے اور مدرسہ میں ربط پیدا کر دیا۔ اور اسی طرح رہنے اور پردۂ غیب میں۔ یہ حروف اردو میں بہت سے ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

میں، سے، تک، پر، کو، کے لئے وغیرہ۔

۲۔ حرف عطف۔ وہ حرف ہے جو دو لفظوں یا دو جملوں کو جوڑ دیتا ہے، جیسے زید اور رشید آیا، جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علیؑ بھی ہے۔ یہاں اور نے زید اور رشید کو آنے میں شریک کر دیا اور بھی نے علیؑ کے مولا ہونے کو نبیؐ کے مولا ہونے سے جوڑ دیا۔

۳۔ حرف علت۔ وہ حرف ہے جو کام کی علت اور وجہ بیان کرے، جیسے

"رشید مدرسہ نہیں آیا اس لئے کہ بیمار ہو گیا تھا"۔ یہاں "اس لئے" مدرسہ نہ آنے کی وجہ بتاتا ہے لہٰذا اس کا نام حرف علت ہوگا۔ اردو میں کیونکہ، چونکہ بھی حروف علت ہیں۔

۴۔ حرف شرط۔ وہ حرف ہے جو کسی کام کی شرط کو ظاہر کرتا ہے، جیسے اگر وقت سے اسکول آتے تو مار نہ کھاتے، جو سبق یاد کرتا ہے وہ پاس بھی ہوتا ہے۔ ان مثالوں میں مار نہ کھانے کی شرط وقت سے اسکول آنا اور پاس ہونے کی شرط سبق یاد کرنا بتایا گیا ہے۔ ان مثالوں میں "اگر" اور "جو" حرف شرط ہیں۔

۵۔ حرف استثنار۔ وہ حرف ہے جس کے ذریعے کسی کو بات سے الگ کر لیا جائے جیسے سب لڑکے اسکول آئے مگر حامد نہیں آیا، سوائے رشید کے سب نے سبق یاد کر لیا۔ یہاں "مگر" اور "سوائے" حروف استثنار ہیں اس لئے کہ ان کے ذریعے حامد کو اسکول آنے سے اور رشید کو سبق یاد کرنے سے الگ کر لیا گیا ہے۔

۶۔ حرف ندا۔ وہ حرف ہے، جس کے ذریعے کسی کو بلایا یا پکارا جائے، جیسے اے خدا! رحم کر، یا اللہ! مجھے معاف کر دے، او بے حیا! کہاں جا رہا ہے؟، ارے ظالم! یہ کیا کر رہا ہے؟ یہاں "اے" "یا" "او" "ارے" حروف ندا ہیں جن کے ذریعے سے پکارا یا بلایا گیا ہے۔

سوالات

۱۔ حرف کی کتنی قسمیں ہیں؟ ان کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۲۔ حرف علت اور عطف کی تعریف کرو، اور مثال دو۔؟
۳۔ ندا کے لئے کتنے حروف ہیں۔؟
۴۔ حرف شرط کا فائدہ کیا ہے۔؟

حروف

جار	عطف	علت	شرط	استثنار	ندا
سے۔ پر۔ تک	اور۔ بھی	اس لئے۔ اس واسطے کیونکہ۔ چونکہ	اگر۔ جو	سوائے۔ مگر	یا۔ اے

سبق (۱۲)

ترکیب

اب تک جتنے قواعد بیان کئے گئے ہیں ان کا تعلق ایک ایک کلمہ سے تھا چاہے وہ اسم ہو یا فعل یا حرف۔

اب ان حالتوں کو بیان کیا جارہا ہے جب دو یا اس سے زیادہ کلمے آپس میں ملا دیئے جائیں۔ الگ الگ کلمے کا نام مفرد ہے اور چند کلموں کے مجموعہ کو مرکّب کہتے ہیں۔

مرکّب کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مفید (۲) غیر مفید

مفید کو جملہ بھی کہتے ہیں۔

مفید۔ اس مرکب کو کہتے ہیں جس پر خاموش ہو جانے سے پورے معنی سمجھ میں آجائیں جیسے حامد آیا، محمود نے پڑھا۔

غیر مفید۔ اس مرکب کو کہتے ہیں جس سے پورے معنی نہ سمجھے جائیں، بلکہ کسی اور بات کا انتظار رہے۔

ایسے مرکب کی چند قسمیں ہیں :
۱۔ مرکب اضافی ۔ وہ مرکب ہے جس کی ترکیب نسبت کے ذریعے ہو، جیسے رشید کی کتاب، وحید کا قلم، فرید کا قرآن ۔
۲۔ مرکب توصیفی۔ وہ مرکب ہے جس میں ایک موصوف ہو اور ایک صفت، جیسے ذہین لڑکا، اچھا اسکول، قابل استاد، محنتی شاگرد ۔
۳۔ مرکب نسبتی۔ وہ مرکب ہے جس کی ترکیب کسی نام اور ی لگانے سے ہو، جیسے بنگالی، پنجابی، ہندوستانی وغیرہ ۔
ظاہر ہے کہ ان میں سے کسی بھی مثال میں خاموشی صحیح نہیں ہے۔ جب تک یہ نہ کہا جائے کہ رشید کی کتاب اچھی ہے، وحید کا قلم خراب ہے، فرید کا قرآن نظامی پریس میں چھپا ہے، ذہین لڑکا پاس ہوتا ہے، اچھا اسکول پڑھنے کے لائق ہوتا ہے، قابل استاد ٹھیک پڑھاتے ہیں، محنتی شاگرد استاد کا ادب کرتے ہیں، بنگالی زبان سخت ہوتی ہے، پنجابی لوگ لمبے ہوتے ہیں، ہندوستانی محنت نہیں کرتے ۔

سوالات

۱۔ مفرد و مرکب کی تعریف کرو ۔ ؟
۲۔ مرکب کی کتنی قسمیں ہیں ۔ ؟

٣۔ مفید اور غیر مفید کی تعریف مع مثال بیان کرو۔؟
٤۔ غیر مفید کی کتنی قسمیں ہیں، ہر ایک کی مثال دو۔؟

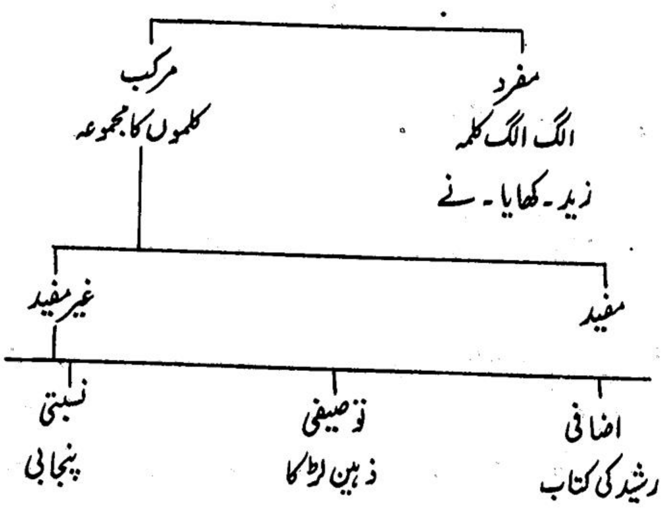

سبق (۱۳)

مرکب مفید (جملہ)

بناوٹ کے اعتبار سے جملے کی دو قسمیں ہیں :

(۱) اسمیہ (۲) فعلیہ

اسمیہ ۔ وہ جملہ ہے جس کے سارے اجزا اسم ہوں، جیسے زید ذہین ہے، رشید محنتی ہے، راشد باادب ہے۔

فعلیہ ۔ وہ جملہ ہے جس کا کوئی ایک جز فعل ہو، جیسے زید آیا، رشید پڑھتا ہے، راشد سبق یاد کرے گا۔

ان دونوں قسم کے جملوں میں یہ دیکھو گے کہ زید، رشید اور راشد کے بارے میں آنے، پڑھنے، سبق یاد کرنے، یا ذہین، محنتی اور باادب ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔

قواعد کی زبان میں جس کے بارے میں کوئی بات کہی جائے اسے مسند الیہ کہتے ہیں اور اُس بات کو مسند کہتے ہیں۔

الگ الگ جملوں میں ان دونوں کے نام بدل جاتے ہیں۔ جملہ اسمیہ میں

مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہیں۔ اور جملہ فعلیہ میں مسند الیہ کو فاعل اور مسند کو فعل کہتے ہیں۔

مسند الیہ کے معنی جس کی طرف کوئی نسبت دی جائے۔ جیسے زید، رشید، راشد۔

مسند کے معنی جس کی نسبت دی جائے۔ جیسے ذہانت، محنت، آنا، پڑھنا، سبق یاد کرنا۔

سوالات

۱۔ بناوٹ کے اعتبار سے جملوں کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف کرو۔؟

۲۔ جملہ اسمیہ میں مسند و مسند الیہ کا کیا نام ہے۔؟

۳۔ جملہ فعلیہ میں مسند و مسند الیہ کے نام بتاؤ۔؟

۴۔ ان جملوں میں اسمیہ و فعلیہ الگ کرو:

زید بیمار ہے۔ خالد شریر ہے۔ بکر نالائق ہے۔ رشید کتاب نہیں

پڑھتا۔ راشد اسکول سے غائب رہتا ہے۔ محمود محنت سے پڑھتا ہے۔
ارشد پاس ہوگیا۔ نسرین ذہین ہے۔

جملہ (مرکب مفید)

اسمیہ (جس کے دونوں جز اسم ہوں)		فعلیہ (جس کا ایک جز فعل ہو)	
زید محنتی ہے		زید محنت کرتا ہے	
زید	محنتی ہے	زید	محنت کرتا ہے
مبتدا	خبر	فاعل	فعل

سبق (۱۴)

جملے کی تقسیم بلحاظ معنی

معنی کے اعتبار سے بھی جملے کی دو قسمیں ہیں، اس لئے کہ کبھی جملہ میں ایسی بات کہی جاتی ہے جس میں سچ اور جھوٹ کا شبہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایسی بات کا ذکر ہوتا ہے جس میں سچ یا جھوٹ کا گذر نہیں ہوتا۔

پہلی قسم کو 'جملہ خبریہ' کہا جاتا ہے۔ جیسے زید بیمار ہے، خالد شریر ہے، بعض انسان شیطان ہوتے ہیں۔ کہ ان سب میں جھوٹ اور سچ دونوں کا گذر ہو سکتا ہے۔

دوسری قسم کو 'جملہ انشائیہ' کہا جاتا ہے۔ جیسے سچ بولو، جھوٹ مت بولو، کتاب پڑھو، گانا مت سنو، سینما مت دیکھو، صبح کو قرآن پڑھا کرو، خدا تم کو امتحان میں کامیاب کرے۔ کہ ان جملوں میں کوئی خبر نہیں ہے جس میں سچ یا جھوٹ کا گذر ہو بلکہ ان میں آئندہ کے لئے کام کے ہونے یا نہ ہونے کا تقاضا ہے، اور تقاضے میں سچ اور جھوٹ نہیں ہوا کرتا۔

سوالات

۱۔ معنی کے لحاظ سے جملے کی کتنی قسمیں ہیں۔ ؟

۲۔ خبریہ اور انشائیہ کی تعریف کرو۔ ؟

۳۔ دونوں قسم کے تین تین جملے بناؤ۔

۴۔ دونوں قسم کے جملے الگ کرو :

میرا بھائی پاس ہوگیا۔ میں بھی پاس ہوگیا۔ کاش راشد بھی پاس ہوجاتا۔ ریحان کیوں نہیں پاس ہوتا۔ عمران کو چاہیئے کہ وہ بھی پاس ہوا کرے۔ عرفان پاس ہوجاتا تو بہت اچھا ہوتا۔ لڑکو! محنت سے پڑھو کہ پاس ہوجاؤ۔ شرارت مت کرو کہ پاس نہ ہوسکو۔

جملہ بلحاظ معنی

خبریہ	انشائیہ
زید بیمار ہے	کتاب پڑھو

سبق (۱۵)

علم صَرف ونحو

اب تک تمھیں یہ بتایا گیا ہے کہ لفظ کی دو قسمیں ہیں، کلمہ اور مہمل۔
کلمہ کی تین قسمیں ہیں، اسم، فعل، حرف۔
اسم کی چند قسمیں ہیں، معرفہ، نکرہ، مذکر، مونث، واحد، جمع۔
اور فعل کی چند قسمیں ہیں، ماضی، حال، مستقبل، مضارع، امر، نہی۔
پھر ماضی کی چھ قسمیں ہیں، مطلق، قریب، بعید، ناتمام، شکی، تمنائی۔
پھر حرف کی قسموں کا تذکرہ کیا گیا۔
اس کے بعد یہ بھی بتایا گیا کہ دو کلموں کو کیونکر ملایا جاتا ہے۔ مرکب مفید کب ہوتا ہے اور غیر مفید کب۔ مفید کی کتنی قسمیں ہیں اسمیہ، فعلیہ، خبریہ، انشائیہ وغیرہ۔

اب یہ بتا دینا ضروری ہے کہ جب کلمہ کی ذاتی حیثیت سے بحث کی جاتی ہے کہ اسم ہے یا فعل یا حرف۔ اسم ہے تو کیسا؟ فعل ہے تو کون سا؟ اور حرف ہے تو کس قسم کا؟ تو اسے علم صَرف کہا جاتا ہے، اور جب اس کلمہ کو دوسرے کلمے سے ملانے کے اوپر بحث ہوتی ہے تو اس کا نام علم نحو ہوتا ہے۔

لہٰذا "علم صرف" وہ ہے جس میں کلمہ کی ذاتی حیثیت دیکھی جائے۔ اور "علم نحو" وہ ہے جس میں ایک کلمہ کو دوسرے کلمے سے ملانے پر نظر کی جائے۔
علم نحو میں ترکیب سکھائی جاتی ہے اور علم صرف میں تحلیل (ترکیب کے معنی جوڑنا اور تحلیل کے معنی الگ کرنا) مثال کے طور پر جب یہ کہا جائے گا کہ "رشید آیا" تو علم نحو والے اس بات پر بحث کریں گے کہ رشید فاعل ہے اور آیا فعل، ایک مسند اور ایک مسند الیہ اور دونوں مل کر جملہ فعلیہ بن گیا۔
اور علم صرف والے یہ کہیں گے رشید اسم ہے، معرفہ ہے، مذکر ہے، واحد ہے۔ آیا فعل ہے، ماضی مطلق ہے، وغیرہ وغیرہ۔

سوالات

۱۔ نحو اور صرف کی تعریف کرو؟
۲۔ ترکیب اور تحلیل میں کیا فرق ہے۔؟
۳۔ "میں جا رہا ہوں" اس جملے کی نحوی اور صرفی کیفیت بیان کرو۔

والحمد للہ اوّلاً و آخراً

ہمارے مطبوعات

صلح حسن	علامہ عدیل اختر	25.00
علمی خیانتیں	علامہ عدیل اختر	30.00
مسئلہ تقیہ	علامہ عدیل اختر	50.00
تاریخ احمدی	شیخ احمد حسین مذاق	200.00
پیاس	خطیب اعظم	40.00
مقالات مکمل سیٹ	خطیب اعظم	145.00
دس مجلسیں	خطیب اعظم	80.00
گلدستہ خطابت	خطیب اعظم	20.00
مجالس خطیب اعظم (۱تا۷)	خطیب اعظم	588.00
میں کیوں شیعہ ہوا؟ (ترجمہ اردو)	خطیب اعظم	30.00
تنویر اشہاد تین (ترجمہ اردو)	خطیب اعظم	20.00
انوار القرآن (بڑا) (ترجمہ و تفسیر)	علامہ جوادی	350.00
انوار القرآن (چھوٹا) (ترجمہ و تفسیر)	علامہ جوادی	225.00
مفاتیح الجنان (ترجمہ اردو)	علامہ جوادی	375.00
منتخب مفاتیح الجنان (ترجمہ اردو)	علامہ جوادی	200.00
نہج البلاغہ (ترجمہ و تشریح)	علامہ جوادی	325.00
نقوش عصمت	علامہ جوادی	200.00
مطالعہ قرآن	علامہ جوادی	150.00
ابوطالب مومن قریش (ترجمہ اردو)	علامہ جوادی	120.00
انوار عصمت	علامہ جوادی	50.00
اجتہاد و تقلید	علامہ جوادی	18.00
نظریہ عدالت صحابہ (ترجمہ اردو)	علامہ جوادی	90.00
کربلا شناسی (مجموعۂ مجالس)	علامہ جوادی	90.00
رسالت الہیہ (مجموعۂ مجالس)	علامہ جوادی	75.00
عقیدہ و جہاد (مجموعۂ مجالس)	علامہ جوادی	35.00
حسین منی (مجموعۂ مجالس)	علامہ جوادی	125.00
انا من حسین (مجموعۂ مجالس)	علامہ جوادی	90.00
خلق عظیم (مجموعۂ مجالس)	علامہ جوادی	100.00
توحید (مجموعۂ مجالس)	علامہ جوادی	75.00
تہذیب قلب و نظر	علامہ جوادی	25.00
اصول و فروع	علامہ جوادی	100.00
ذکر و فکر	علامہ جوادی	135.00
پیام کلیم	علامہ جوادی	—
سلام کلیم	علامہ جوادی	—
اہل بیت (ترجمہ اردو)	علامہ جوادی	150.00
ہماری عزاداری	علامہ جوادی	100.00
خطائے اجتہادی کی کرشمہ سازیاں (ترجمہ اردو)	علامہ جوادی	100.00
امتیازی نشانات (ترجمہ اردو)	علامہ جوادی	60.00
صحیفۂ کاملہ (ترجمہ و تشریح)	علامہ جوادی	275.00
علم الحدیث	علامہ جوادی	75.00
علم رجال	علامہ جوادی	100.00
امام جعفر صادق اور مذاہب اربعہ (ترجمہ اردو)	علامہ جوادی	150.00
بیاض کلیم	علامہ جوادی	—
عزائیات کلیم	علامہ جوادی	25.00
احادیث قدسیہ (ترجمہ اردو)	علامہ جوادی	40.00
احادیث قدسیہ (ترجمہ ہندی)	محمد شبیر	18.00
فروع دین	علامہ جوادی	90.00
گلدستہ خطابت (ترجمہ گجراتی)	خطیب اعظم	18.00
مقالات خطیب اعظم (ترجمہ گجراتی)	خطیب اعظم	45.00
مجالس خطیب اعظم (ترجمہ گجراتی)	خطیب اعظم	55.00
اجتہاد و تقلید	پیام اعظمی	10.00
کتب تشیع	شیخ محمد رضا مظفر	80.00
اعمال عاشورہ	علامہ جوادی	45.00
احکام ماہ صیام (چھوٹا سائز)	مولانا محمد مہدی	60.00

ادعیہ و زیارت	علامہ جوادی	35.00
اعمال ماہ رمضان	علامہ جوادی	120.00
آداب حرمین (ترجمہ اردو)	منظر صادق	140.00
اعمال غدیر (ترجمہ اردو)	علامہ جوادی	20.00
دعائے عرفہ (ترجمہ اردو)	علامہ جوادی	27.00
دعائے کمیل (ترجمہ اردو)	علامہ جوادی	27.00
نقوش عصمت ۱ (ترجمہ ہندی)	ام جعفر	25.00
نماز اردو با تصویر	ادارہ	30.00
نماز ہندی با تصویر	ادارہ	24.00
تعلیم احکام (ترجمہ اردو)	محمد علی اسد	105.00
آداب اسلامی (۱،۲) (ترجمہ اردو)	کمیل اصغر و رضوان حیدر	260.00
آداب معاشرت (ترجمہ اردو)	گروہ نگارش	50.00
اسلام کی ارتقائی منزلیں (ترجمہ اردو)	شہوار حیدر	60.00
تعلیم علوم قرآن (ترجمہ اردو)	سید ہادی حسن رضوی	90.00
حقوق اولاد اور ہدایات اہلبیت (ترجمہ اردو)	محمد علی صفوی	90.00
اسلامی فرقے (ترجمہ اردو)	سید حمید الحسن	100.00
پہلا دینی فریضہ (ترجمہ اردو)	محمد سعید نقوی	10.00
اسلام، ایمان اور امت مسلمہ (ترجمہ اردو)	اخلاق حسین	18.00
اسلام میں عورتوں کے حقوق (ترجمہ اردو)	//	30.00
عقائد و فرائض (ترجمہ اردو)	//	30.00
پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو)	//	30.00
انسان اور ذمہ داریاں (ترجمہ اردو)	//	27.00
فضیلتوں کے نمونے (ترجمہ اردو)	سید حمید الحسن	180.00
دوستی (ترجمہ اردو)	شاہ مظاہر حسین	20.00
آداب حرمین (ترجمہ ہندی)	ڈاکٹر گلزار احمد	180.00
نقوش امامت (ترجمہ اردو)	وجیہ اکبر زیدی	100.00
قرآنی فضاؤں میں (ترجمہ اردو)	سید مختار حسین جعفری	75.00
خمس (ترجمہ اردو)	فیروز علی	20.00
نقوش عصمت (۲،۳) (ترجمہ اردو)	ام جعفر	40.00
نقوش عصمت (۴،۵) (ترجمہ ہندی)	ام جعفر	70.00
قرآن حکیم اور آخری پیغمبر (ترجمہ اردو)	علامہ جوادی	60.00
اعمال شب جمعہ	ادارہ	24.00
تعقیبات نماز	ادارہ	18.00
تعقیبات و نوافل	ادارہ	50.00
نماز شب	ادارہ	10.00
تحفۂ غدیر	کرار حسین واعظ	10.00
کردار سازی	ترجمہ: عباس اصغر شبریز	100.00
دولت کا بہترین مصرف	ترجمہ: فیروز علی	75.00
معصومین کے بچپن کے واقعات (ترجمہ اردو)	ترجمہ: سجاد حیدر	25.00
ذمہ داری کا پہلا دن (ترجمہ اردو)	محمد سعید نقوی	30.00
اسلامی گھرانہ (ترجمہ اردو)	عباس رضا جلالپوری	35.00
احقاق الحقائق	محمد علی اسد	75.00
حاصل مراد	سید تمیز حسنین رضوی	100.00
مناسک حج	حمید الحسن و منور حسین	60.00
جواہر پارے	سید تمیز حسنین رضوی	30.00
تفسیر صافی (۱،۲،۳)	سید تمیز حسنین رضوی	1050.00
انتخاب تفسیر نمونہ (جلد ۱،۲)	مولانا فیاض حسین نقوی	800.00
دینی احکام (جلد ۱)	علی ظفر	35.00
دینی احکام (جلد ۲)	غضنفر نواب معروفی	60.00
منابع حدیث	سید تمیز حسنین رضوی	18.00
فضائل امیر المومنین علیؑ	سید تمیز حسنین رضوی	50.00
خود سازی	ڈاکٹر تقی علی عابدی	120.00
آئین تدریس	غضنفر نواب معروفی	75.00
سورۂ رحمن	سید تمیز حسنین رضوی	30.00

کورس کی کتب و اسٹیشنری

امامیہ دینیات	اردو	ہندی	انگریزی	بنگالی	گجراتی
امامیہ دینیات درجہ اطفال	21.00	1.00	10.00	25.00	6.00
امامیہ دینیات درجہ اول	32.00	1.50	12.00	5.00	24.00
امامیہ دینیات درجہ دوم	40.00	1.75	15.00	4.50	25.00
امامیہ دینیات درجہ سوم	16.00	2.00	18.00	6.00	27.00
امامیہ دینیات درجہ چہارم	18.00	2.75	20.00	15.00	40.00
امامیہ دینیات درجہ پنجم	23.00	3.00	25.00	4.75	50.00
امامیہ دینیات بالغان اول	18.00				
قواعد تجوید	12.00				
امامیہ عربی قاعدہ درجہ اطفال	17.00				
امامیہ عربی قاعدہ درجہ اول	15.00	امامیہ خوشخطی کاپی اطفال (۱)			13.00
امامیہ اردو قاعدہ اطفال حصہ ۱	10.00	امامیہ خوشخطی کاپی اطفال (۲)			13.00
امامیہ اردو قاعدہ اطفال حصہ ۲	14.00	رجسٹر برائے مکاتب امامیہ			171.00
امامیہ اردو ریڈر اول	14.00	رسید بک صرف برائے مکتب امامیہ			35.00
امامیہ اردو ریڈر دوم	16.00	قواعد وضوابط برائے مکتب امامیہ اردو			7:00
امامیہ اردو ریڈر سوم	15.00	قواعد وضوابط برائے مکتب امامیہ ہندی			10.00
امامیہ اردو ریڈر چہارم	17.00	ڈائری اردو			35.00
امامیہ اردو ریڈر پنجم	24.00	ڈائری ہندی			40.00
اردو قواعد	09.00	ڈائری گجراتی			
		نقشہ ماہانہ برائے مکاتب امامیہ			بلاقیمت